

اصول الكفر ثلاثة

تحرير: مولانا سيد ابوشام نجفی صاحب



Shiafaith.org

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام
على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين، واللعن الدائم
على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين-

"كافى" کی ایک حدیث پر احمق ناصبیوں کے اشکال کا رد

تحریر و تحقیق: سید ابو ہشام نجفی

ترتیب: علی ناصر



Shiafaith.org

فہرست

- کافی کی حدیث جس پر ناصبیوں نے اعتراض کیا ہے: 3
- کفر کی اقسام: 10
- کتب نواصب میں حضرت آدم کے خلاف کفریہ روایت: 13
- (۱) تفسیر القرآن العظیم لابن أبي حاتم 17
- (۲) سنن ترمذی: 29
- (۳) : المستدرک علی الصحیحین: 32
- حضرت ۱۳؎ معاذ اللہ ناصبیوں کے نزدیک شیطان کے اولیاء میں سے تھیں: 35
- (۴) کتاب التوحید: 36
- (۵) الفصل فی الملل والأهواء والنحل: 40

کافی کی حدیث جس پر ناصبیوں نے اعتراض کیا ہے:

کافی کی ایک حدیث کو بے عقل ناصبی نعوذ باللہ آدم علیہ السلام کی شیعوں کی جانب سے انکی تکفیر سمجھتے ہیں، کلام اہل بیت علیہم السلام وحی الہی کا ترجمان ہوتا ہے، لہذا اس کو سمجھنے کے لیے عقل ہونا شرط ہے مگر چونکہ عقل اور ناصبیت دونوں تضاد چیزیں ہیں جن کا ایک جگہ جمع ہو جانا محال ہے، اس لئے وہ ان روایات کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور ان کے دل میں بغض شیعان حیدر کرار بھی ہے جو انکی گمراہی کا سبب کا بڑا سبب ہے۔

وہ حدیث یہ ہے:

(باب) * (في أصول الكفر وأركانہ) *

1 - الحسين بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد الله (عليه السلام): أصول الكفر ثلاثة: الحرص، والاستكبار، والحسد، فأما الحرص فان آدم (عليه السلام) حين نهي عن الشجرة، حمله الحرص على أن أكل منها

وأما الاستكبار فإبليس حيث أمر بالسجود لآدم فأبى، وأما الحسد
فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کفر کے اصول تین ہیں، حرص، تکبر، و حسد
حرص کے سبب آدم علیہ السلام نے اس کے سبب اس درخت سے کھایا
جس (کے پاس جانے) سے منع کئے گئے تھے، تکبر کے سبب ابلیس نے
تکبر کے سبب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا جبکہ اسے سجدہ
کرنے کا حکم دیا گیا تھا، اور حسد کے سبب آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے
نے دوسرے کو قتل کیا۔

[الأصول من الكافي تأليف ثقة الاسلام أبي جعفر محمد بن

يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله المتوفى سنة

328 / 329 هـ مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري الجزء الثاني ناشر: دار

الكتب الاسلامية نوبت چاپ: چہارم زمستان 1365 تیراژ:

2000 چاپ از چاپخانه حیدری آدرس ناشر: تهران بازار

سلطانی - دار الکتب الاسلامیہ، ج 2 ص 289

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/1123_%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%A7%D9%81%D9%8A-%D8%A7%D9%84%D8%B4%D9%8A%D8%AE-%D8%A7%D9%84%D9%83%D9%84%D9%8A%D9%86%D9%8A-%D8%AC-%D9%A2/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_289

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے حدیث کی بہت عمدہ تشریح کی ہے، لکھتے ہیں :

كَأَنَّ الْمَرَادَ بِأَصُولِ الْكُفْرِ مَا يَصِيرُ سَبَبًا لِلْكَفْرِ أحياناً ، لا دائماً ،
وللْكَفْرِ أيضاً معان كثيرة : منها ما يتحقق بإنكار الربِّ سبحانه
والإلحاد في صفاته. ومنها ما يتضمن إنكار أنبيائه وحججه ، أو ما
أتوا به من أمور المعاد وأمثالها. ومنها ما يتحقق بمعصية الله

ورسوله. ومنها ما يكون بكفران نعم الله تعالى إلى أن ينتهي إلى ترك الأولى ، فالحرص يمكن أن يصير داعياً إلى ترك الأولى ، أو ارتكاب صغيرة أو كبيرة

اصول كفر سے مراد وہ اسباب ہیں جو کبھی کفر کا سبب بنتے ہیں، اور کفر کے بھی بہت سے معنی ہیں، جن میں سے رب سبحانہ تعالیٰ کا انکار، اس کی صفات میں الحاد، ان معنوں میں سے اللہ سبحانہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار بھی ہے، یہاں تک کہ یہ ترک اولی ہے، پس حرص ممکن ہے سبب بنے ترک اولی یا گنہان صغیرہ یا کبیرہ کا۔

(مرآة العقول في شرح أخبار آل رسول (عليهم السلام))،

المحقق: مركز بحوث دار الحديث

المترجم:

الناشر: دار الحديث للطباعة والنشر

المطبعة: دار الحديث

الطبعة: ١ ج 3 ص 709

<http://ar.lib.eshia.ir/27311/3/709>

ج ١٠

باب اصول الكفر وأركانه

-٧٣-

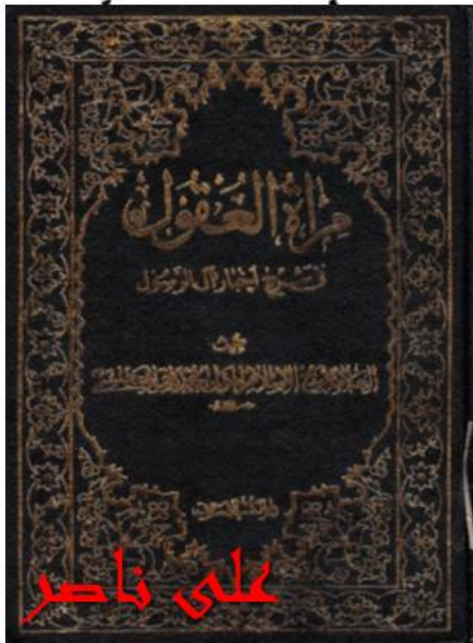
بتوبة فذلك الإصرار .

٣- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لا والله لا يقبل الله شيئاً من طاعته على الإصرار على شيء من معاصيه .

﴿ باب ﴾

✽ (في اصول الكفر وأركانه) ✽

١- الحسين بن محمد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمد ، عن أبي بصير قال :



و قال في التحرير : و عن الإصرار :
أما الصغائر فإن دأب عليها أو وقعت منه
على كل تقدير فالمداومة و الاكثار من
عليها بعد الفراغ ففي كونه قادحاً تأمل إن
ابن يزيد أن إسماع الكلام الغليظ للابوين
عاقباً قاطعاً ، وهي تدل على أن مثل ذلك
المغضب للابوين معصية .

الحديث الثالث : حسن موثق .

و فيه إشعار بأن الإصرار على
المكفرة مانعة عن قبول الطاعة ، و في الخبر
الله من المتقين ،^(١)

باب في اصول الكفر و أركانه

الحديث الاول : صحيح .

و كأن المراد بأصول الكفر ما يصير سبباً للكفر أحياناً لا دائماً و للكفر

(١) سورة المائدة : ٢٧ .

-٧٤-

كتاب الإيمان والكفر

ج ١٠

قال أبو عبد الله عليه السلام : أصول الكفر ثلاثة : الحرص ، والاستكبار ، والحسد ، فأما الحرص فإنَّ آدم عليه السلام حين نُهي عن الشجرة ، حمله الحرص على أن أكل منها وأما الاستكبار فإبليس حيث أمر بالسجود لآدم فأبى ، وأما الحسد فابن آدم حيث قتل أحدهما صاحبه .

٢- علي بن إبراهيم : عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله

أيضاً معان كثيرة ، منها ما يتحقق بانكار الرب سبحانه ، والاحاد في صفاته ، و منها ما يتضمن انكار أنبيائه وحججه أو ما أتوا به من أمور المعاد وأمثالها ، ومنها ما يتحقق بمعصية الله ورسوله ، و منها ما يكون بكفران نعم الله تعالى إلى أن ينتهي إلى ترك الاولى فالحرص يمكن أن يصير داعياً إلى ترك الاولى أو ارتكاب صغيرة أو كبيرة حتى ينتهي إلى جحود بوجوب الشرك والخلود ، فمما في آدم عليه السلام كان من الأول ثم تكامل في أولاده حتى انتهى إلى الأخير ، فصح أنه أصل الكفر ، و كذا سائر الصفات ، و قيل : قد كان إبليس لعنه الله من السجود عن حسد و استكبار ، و إنما خص الاستكبار بالذكر لأنه تمسك به حيث قال : « أ. خير منه خلقتني من نار و خلقتهم من طين » ، أو لأن الاستكبار أقبح من الحسد ، انتهى . وقوله : فأما الحرص فهو مبتدء ، وقوله : فإن ، إلى قوله : أكل منها خبر ، و العائد تكرار المبتدء وضعاً للظاهر موضع المضمّر ، مثل الحاقّة ما الحاقّة ، و قوله : فإبليس بتقدير فمعصية إبليس و كذا قوله : فابن آدم بتقدير فمعصية ابن آدم ، أي معصية أحدهما كما قيل .

الحديث الثاني : ضعيف على المشهور .

و أركان الكفر قريب من أصوله و لعل المراد بالرغبة الرغبة في الدنيا و الحرص عليها ، أو اتباع الشهوات النفسانية ، وبالرهبة الخوف من فوات الدنيا و اعتباراتها بمتابعة الحق أو الخوف من القتل عند الجهاد ، و من الفقر عند أداء

علي ناصر

کفر کی اقسام:

علامہ علیہ الرحمہ کی اس وضاحت کے بعد کسی اور وضاحت کی ضرورت نہیں البتہ آپ نے جو کفر کی مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ قرآن کریم میں کفر کی مختلف قسموں کا ذکر ہے اور کفر ہمیشہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے انکار کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا بطور مثال دو آیات پیش خدمت ہیں :

(۱) ترک فرمان الہی :

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۚ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعَالَمِينَ (97)

اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا اور لوگوں پر خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے

وہ اس کاج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو خدا بھی اہل
عالم سے بے نیاز ہے۔ (آل عمران: 97)

(۲) ناشکری:

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ
طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي
أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۚ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ
رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ (40)

ایک شخص جس کو کتاب الہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کی آنکھ کے
جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔ جب سلیمان
نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے
تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفران نعمت کرتا ہوں اور جو شکر

کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پروا (اور) کرم کرنے والا ہے۔

امام علیہ السلام کے کلام میں ناشکری کی طرف اشارہ ہے کیونکہ تینوں میں سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کا انکار کسی نے بھی نہیں کیا بلکہ، ان نعمتوں کے عوض جو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو دی تھی حق شکر تو یہ تھا کہ جب اللہ سبحانہ تعالیٰ نے درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا تو اس کا پھل بھی نہ کھاتے مگر حرص کے سبب ترک اولیٰ سرزد ہوا یہ گناہ نہیں تھا کیونکہ اللہ نے درخت کے پھل کھانے سے منع نہیں کیا تھا پاس جانے سے روکا تھا مگر چونکہ آدم علیہ السلام نے اس کے پھل کو کھایا جس کے پاس جانا منع تھا لہذا یہ نبی کی شان کے خلاف تھا گناہ نہیں تھا بلکہ ترک اولیٰ تھا، جس کو ناصبی نے نعوذ باللہ کفر سمجھ لیا بلکہ تکفیری ناصبیوں کی کتابوں میں آدم علیہ

السلام پر شرک کے فتوے موجود ہیں اور وہ کفریہ روایات بھی موجود ہیں جو ناصبیوں نے انکی طرف منسوب کی ہیں۔

کتب نواصب میں حضرت آدم کے خلاف کفریہ روایت:

ابن حزم لکھتا ہے :

وَاتَّفَقُوا عَلَى تَحْرِيمِ كُلِّ اسْمٍ مَعْبُدٍ لِّغَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَعَبْدِ
الْعُزَّى وَعَبْدِ هُبَلٍ وَعَبْدِ عَمْرٍو وَعَبْدِ الْكَعْبَةِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ
حاشا عبد المطلب

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر وہ نام رکھنا حرام ہے جس میں غیر اللہ کی طرف عبدیت کا اظہار ہوتا ہو جیسے عبد عمرو، عبد الکعبہ وغیرہ۔ صرف عبد المطلب اس سے مستثنیٰ ہے۔

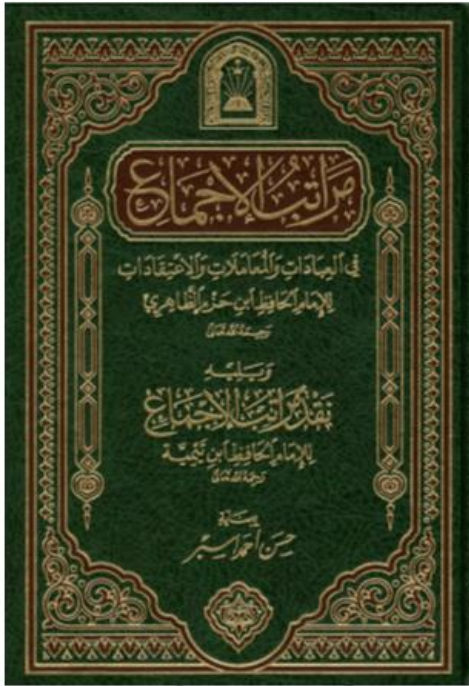
(مراتب الإجماع في العبادات والمعاملات والاعتقادات)

المؤلف : أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم

الأندلسي القرطبي الظاهري (المتوفى : 456هـ)

الناشر : دار الكتب العلمية - بيروتص 154

<https://ar.lib.efatwa.ir/43974/1/154>



واتفقوا أن الهدى إلى مكة حسن
واختلفوا في تقليده وإشعاره
أكله، ولا سبيل إلى ضم إجماع فيه.

وفي العقيقة، فإن قوماً أوجبوها
وقال آخرون: هي تطوع، فاختلفوا
ضم إجماع فيه.

واتفقوا أن التسمية للرجال والنساء
واتفقوا أن المولود إذا مضت له
فقوم قالوا: حينئذ، وقوم قالوا: يوم
واتفقوا على استحسان الأسماء
الرحمن وما أشبه ذلك.

واتفقوا على تحريم كل اسم معبد لغير الله عز وجل، كعبد العزى
وعبد هبل وعبد عمرو وعبد الكعبة وما أشبه ذلك حاشا عبد المطلب.

واتفقوا على إباحة كل اسم بعد ما ذكرنا، ما لم يكن اسم نبي
أو اسم ملك أو مرة أو حزب أو زخم أو الحكم أو مالك أو خلد أو
حزن أو الأجدع أو الكونفر أو شهاب أو أصرم أو العاصي أو عزيز أو
عبدة أو شيطان أو غراب أو حباب أو المضطجع أو نجاح أو أفلح أو
نافع أو يسار أو بركة أو عاصية أو برّة، فإنهم اختلفوا فيها.

واتفقوا على إباحة التكني لمن له ولد بالأسماء المباحة حاشا أبا
القاسم، فإنهم اختلفوا فيه؛ فمن مانع أو كاره أو مبيح. واختلفوا في
تكنية من لا ولد له.

واتفقوا على استحسان الطيب لغير المخرم، ولغير المرأة الخارجة
إلى المسجد أو إلى حوائجها.

واختلفوا في الزعفران للرجال، وفي المسك خلاف من عطاء.

پس معلوم ہوا ناصبیوں کا بھی اس امر پر اجماع ہے کہ یہ نام شرکیہ ہیں اور ان سے بچنا واجب ہے۔

مگر ان بے حیانا صبیوں نے سورہ اعراف آیت ۱۸۹ کی تفسیر میں شرک کرنے والوں سے مراد حضرات آدم و حوا علیہما السلام کو لیا ہے :

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيًّا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (189)

وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے راحت حاصل کرے۔ سو جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے۔ پھر جب کچھ بوجھ معلوم کرتی یعنی بچہ پیٹ میں بڑا ہوتا ہے تو دونوں میاں بیوی اپنے پروردگار خدائے عزوجل سے التجا کرتے ہیں کہ اگر تو ہمیں صحیح و سالم (بچہ) دے گا تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے۔

فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۖ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا
يُشْرِكُونَ (190)

جب وہ ان کو صحیح و سالم (بچہ) دیتا ہے تو اس (بچے) میں جو وہ ان کو دیتا
ہے اس کا شریک مقرر کرتے ہیں۔ جو وہ شرک کرتے ہیں (خدا کا رتبہ)
اس سے بلند ہے۔ (الاعراف)

(۱) تفسیر القرآن العظیم لابن أبي حاتم

ابن ابی حاتم نے اپنی متصل سند سے ابن عباس علیہما الرحمہ سے روایت
کی ہے :

8654 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَمْزَةَ،
ثَنَا حَبَّانٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شَرِيكَ عَنْ خُصِيفٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا
جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا قَالَ: اللَّهُ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ

نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا، فَلَمَّا تَغَشَّاهَا
 آدَمُ حَمَلَتْ آتَاهُمَا إِبْلِيسُ فَقَالَ: إِنِّي صَاحِبُكُمَا الَّذِي
 أَخْرَجْتُكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ لِتَطِيعَنِي أَوْ لِأَجْعَلَ لَهَا قَرْنِي إِبْلِيسُ
 فَيَخْرُجُ مِنْ بَطْنِكَ فَيَشْقَهُ وَلَا فَعْلَنَ وَلَا فَعْلَنَ يَخُوفُهُمَا سَمِيَاهُ
 عَبْدَ الْحَارِثِ فَأَبَيَا أَنْ يُطِيعَاهُ فَخَرَجَ مَيْتًا ثُمَّ حَمَلَتْ يَعْنِي
 الثَّانِيَةَ فَأَتَاهُمَا أَيْضًا فَقَالَ: أَنَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي فَعَلْتُ مَا فَعَلْتُ
 لِتَفْعَلَنَّ أَوْ لِأَفْعَلَنَّ وَلَا فَعْلَنَ يَخُوفُهُمَا فَأَبَيَا أَنْ يُطِيعَانِهِ فَخَرَجَ
 مَيْتًا، ثُمَّ حَمَلَتْ الثَّالِثَةَ فَأَتَاهُمَا أَيْضًا فَذَكَرَ لَهُمَا فَأَدْرَكَهُمَا حُبُّ
 الْوَلَدِ فَسَمِيَاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ:
 جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا

سعید بن جبیر نے ابن عباس سے نقل کیا کہ جب آدم و حوا علیہما السلام
 آپس میں ملے تو حوا حاملہ ہوئیں، ابلیس ان کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں
 وہی ہوں جس نے تم کو جنت سے نکالا۔ میری بات مانو اور ہونے والے بچے
 کا نام عبد الحارث رکھو ورنہ میں اس کے سر پر بارہ سہنگا جیسا سر بنا دوں گا

اور یہ تمہارا پیٹ چیر کر باہر نکلے گا اور میں ایسا ایسا کروں گا۔ لیکن انہوں نے نہ مانا اور امید کرنے لگے لیکن بچہ مردہ پیدا ہوا۔ پھر وہ دوبارہ حاملہ ہوئیں اور ابلیس پھر آیا اور جیسا پہلے کہا تھا ویسا پھر کہا۔ دونوں (نے دوبارہ ویسا ہی کیا) اور امید کرنے لگے لیکن بچہ پھر مردہ پیدا ہوا۔ پھر وہ دوبارہ حاملہ ہوئیں اور ابلیس واپس آیا اور جیسا پہلے کہا تھا ویسا پھر کہا۔ ان کے دل میں بچے کی محبت پیدا ہوئی اور انہوں نے اس کا نام عبد الحارث رکھا۔ چنانچہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا قول **جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا** پھر وہ اللہ کی دی ہوئی چیزوں میں اللہ کا شریک بنانے لگے، ان کے بارے میں ہے۔

(الكتاب: تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم)

المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن

المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (ت ۳۲۷ھ)

المحقق: أسعد محمد الطيب

الناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية

الطبعة: الثالثة - ١٤١٩ هـ 5 ص 1634

<https://shamela.ws/book/8658/1624>

پھر لکھتا ہے :

8655 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، أَنبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنبَأَ
ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ صَدَقَةَ قَالَ: أَبِي يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَثِيرٍ الْمَكِّيَّ يُحَدِّثُ عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: هَذَا مِنَ الْمَوْصُولِ
الْمُفَصَّلِ قَوْلُ: جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا أُتَاهُمَا قَالَ: شَأْنُ آدَمَ
وَحَوَاءَ

8656 - حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثنا سُفْيَانُ عَنِ الْهَذَلِيِّ
عَنِ السُّدِّيِّ فِي قَوْلِهِ:

جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا قَالَ: هُوَ آدَمُ وَحَوَّاءُ.

8657 - حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، ثنا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أسباط، عن السُّدِّيِّ يَقُولُ اللَّهُ: جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا يَعْنِي فِي الْأُسْمَاءِ.

8658 - حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ ثنا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا أَنَّ آدَمَ سَمَّى ابْنَهُ عَبْدَ الشَّيْطَانِ.

8659 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أَنبَأُ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَكَانَ شَرِكًا فِي طَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ شَرِكًا فِي عِبَادَتِهِ

سُدی نے کہا: شریک بنانے والوں سے آدم و حوا مراد ہیں۔

بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا شریک بنانے والوں سے آدم و حوا مراد ہیں، آدم نے اپنے بیٹے کا نام عبد الشیطان رکھا تھا۔

قتادہ نے کہا کہ ان کا شرک اطاعت میں تھا نہ کہ عبادت میں۔

(الكتاب: تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم

المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن

المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (ت ٣٢٧هـ)

المحقق: أسعد محمد الطيب

الناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية

الطبعة: الثالثة - ١٤١٩ هـ ج 5 ص 1634

ج 5 ص 1634

تفسير القرآن العظيم

مسنداً

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

تأليف

الإمام الحافظ عبد الرحمن بن محمد

ابن إدريس الرازي ابن أبي حاتم

المتوفى سنة ٥٣٢٧ هـ

تحقيق

أسعد محمد الطيب

المجلد الأول

إعداد: مركز الدراسات والبحوث بمكتبة نزار الباز

مكتبة نزار مصطفى الباز

مكة المكرمة - الرياض

علي ناصر

[٨٦٥٤] حدثنا علي بن الحسين ثنا محمد بن علي بن حمزة، ثنا حبان، عن عبدالله ابن المبارك عن شريك عن خصيف عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله ﴿فلما آتاهما صالحا جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ قال: الله هو الذي خلقكم من نفس واحدة، وجعل منها زوجها ليسكن إليها، فلما تغشاها آدم حملت آتاهما إبليس فقال: إني صاحبكما الذي أخرجتكما من الجنة لتطيعن أو لأجعلن لها قرني إيل فيخرج من بطنك فيشققه ولأفعلن ولأفعلن يخوفهما سمياه عبد الحارث فأبيا أن يطيعاه فخرج ميتا ثم حملت يعني الثانية فأتاهما أيضا فقال: أنا صاحبكما الذي فعلت ما فعلت لتفعلن أو لأفعلن ولأفعلن يخوفهما فأبيا أن يطيعانه فخرج ميتا، ثم حملت الثالثة فأتاهما أيضا فذكر لهما فأدركهما حب الولد فسمياه عبد الحارث فذلك قوله: ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾

[٨٦٥٥] حدثنا الحسن بن أبي الربيع، أنبأ عبد الرزاق، أنبأ ابن عيينة قال: سمعت صدقة قال: أبي يعني ابن عبدالله بن كثير المكي يحدث عن السدي، قال: هذا من الموصول المفصل قول: ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ قال: شأن آدم وحواء

[٨٦٥٦] حدثنا أبي، ثنا ابن أبي عمر ثنا سفیان عن الهذلي عن السدي في قوله: ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ قال: هو آدم وحواء.

[٨٦٥٧] حدثنا أبو زرعة، ثنا عمرو بن حماد، ثنا أسباط، عن السدي يقول الله: ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ يعني في الأسماء.

[٨٦٥٨] حدثنا أبي، ثنا محمد بن عبد الأعلى ثنا معتمر بن سليمان عن أبيه ثنا بكر بن عبدالله المزني جعلا له شركاء فيما آتاهما أن آدم سمي ابنه عبد الشيطان.

[٨٦٥٩] حدثنا محمد بن يحيى، أنبأ العباس بن الوليد ثنا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ فكان شركا في طاعته ولم يكن شركا في عبادته وكان الحسن يقول: هم اليهود والنصارى رزقهم الله أولادا فهودوا ونصروا.

قوله تعالى: ﴿فتعالى الله عما يشركون﴾

[٨٦٦٠] حدثنا الحسن بن أبي الربيع أنبأ عبد الرزاق^(١) أنبأ ابن عيينة قال: سمعت

(١) التفسير ١ / ٢٢٩.

محدث فارم والے خائن ناصبیوں نے بہت کوشش کر کے مذکورہ روایت و آثار کی تضعیف کرنے کی کوشش کی ہے :

<https://forum.mohaddis.com/threads/%D8%AD%D8%B6%D8%B1%D8%AA-%D8%A2%D8%AF%D9%85-%D9%88-%D8%AD%D9%88%D8%A7-%DA%A9%DB%8C-%D8%B7%D8%B1%D9%81-%D9%85%D9%86%D8%B3%D9%88%D8%A8-%D8%A8%D8%A7%D8%AA-%DA%A9%DB%8C-%D8%AA%D8%AD%D9%82%DB%8C%D9%82-%D8%AF%D8%B1%DA%A9%D8%A7%D8%B1-%DB%81%DB%92.27682/>

مگر عقل کے اندھوں کو یہ نہیں معلوم کہ اس روایت و آثار کو نقل کرنے والے جرح و تعدیل میں اپنا خاص مقام رکھنے والے ان کے امام ابن ابی حاتم کے نزدیک یہ تمام روایت و آثار صحیح ترین اسناد و متن والے ہیں چنانچہ اس کا ذکر اس نے اپنی تفسیر کے مقدمے میں ہی کر دیا ہے لکھتا ہے :

سَالَنِي جَمَاعَةٌ مِّنْ إِخْوَانِي إِخْرَاجَ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ مُخْتَصَرًا
بِأَصَحِّ الْأَسَانِيدِ، وَحَذَفِ الطَّرِيقَ وَالشَّوَاهِدَ وَالْحُرُوفَ وَالرَّوَايَاتِ،
وَتَنْزِيلِ السُّورِ، وَأَنْ نَّقْصِدَ لِإِخْرَاجِ التَّفْسِيرِ مُجَرَّدًا دُونَ غَيْرِهِ،
مُتَقَصِّينَ تَفْسِيرَ الْأَيِّ حَتَّى لَا نَتْرُكَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْآنِ يُوجَدُ لَهُ
تَفْسِيرٌ إِلَّا أَخْرَجَ ذَلِكَ.

فَتَحَرَّيْتُ إِخْرَاجَ ذَلِكَ بِأَصَحِّ الْأَخْبَارِ إِسْنَادًا، وَأَشْبَهَهَا مَتْنًا،
فَإِذَا وَجَدْتُ التَّفْسِيرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَمْ
أَذْكُرْ مَعَهُ أَحَدًا مِّنَ الصَّحَابَةِ مِمَّنْ أَتَى بِمِثْلِ ذَلِكَ، وَإِذَا وَجَدْتُهُ
عَنِ الصَّحَابَةِ فَإِنْ كَانُوا مُتَّفِقِينَ ذَكَرْتُهُ عَنْ أَعْلَاهُمْ دَرَجَةً
بِأَصَحِّ الْأَسَانِيدِ

مجھ سے میرے بھائیوں کی ایک جماعت نے سوال کیا کہ (میں ان کے لئے
(ایک مختصر تفسیر صحیح ترین اسانید سے جمع کروں پس میں نے قبول کیا اور
اللہ کی توفیق سے تفسیر (مرتب کی) صحیح ترین اسناد سے اخبار نقل کئے ہیں
قابل اطمینان متن کے ساتھ اگر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

حدیث ملی تو صحابی کا قول نقل نہیں کرتا اور صحابہ کی تفسیر میں سے پاتا ہوں
تو ان میں سے متفق (تفسیر) کو لیتا ہوں جو اعلیٰ ترین درجہ کی سند کی ہوتی
ہے۔

(الكتاب: تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم)

المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن

المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (ت ٣٢٧هـ)

المحقق: أسعد محمد الطيب

الناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية

الطبعة: الثالثة - ١٤١٩ هـ ج 1 ص 14

<https://shamela.ws/book/8658/13>

مقدمة المؤلف

بسم الله الرحمن الرحيم

ولا حول ولا قوة إلا بالله، وصلى الله على محمد وآله.

قال الشيخ الإمام «الحافظ» أبو محمد ابن الإمام الحافظ الكبير أبي حاتم - محمد بن إدريس الرازي - رحمه الله ورضى عنه:

الحمد لله رب العالمين، وصلى الله على محمد خاتم الأنبياء وعلى آله أجمعين.

سألني جماعة من إخواني إخراج تفسير القرآن مختصراً بأصح الأسانيد، وحذف الطرق والشواهد والحروف والروايات، وتنزيل السور، وأن نقصد لإخراج التفسير مجرداً دون غيره، متقصين تفسير الآي حتى لا نترك حرفاً من القرآن يوجد له تفسير إلا أخرج ذلك.

فأجبتهم إلى ملتسمهم، وبالله التوفيق، وإياه نستعين، ولا حول ولا قوة إلا بالله. فتحررت إخراج ذلك بأصح الأخبار إسناداً، وأشبهها متناً، فإذا وجدت التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - لم أذكر معه أحداً من الصحابة ممن أتى بمثل ذلك، وإذا وجدته عن الصحابة فإن كانوا متفقين ذكرته عن أعلام درجة بأصح الأسانيد، وسميت موافقيهم بحذف الإسناد.

علي ناصر

وإن كانوا مختلفين ذكرت اختلافهم وذكرت لكل واحد منهم إسناداً، وسميت موافقيهم بحذف الإسناد، فإن لم أجد عن الصحابة ووجدته عن التابعين عملت فيما أجد عنهم مذكرته من المثال في الصحابة، وكذا أجعل المثال في أتباع التابعين وأتباعهم. جعل الله ذلك لوجه خالصاً، ونفع به.

فأما ما ذكرنا عن أبي العالية في سورة البقرة بلا إسناد فهو ما:

حدثنا عصام بن رواد العسقلاني ثنا آدم عن أبي جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن أبي العالية.

(۲) سنن ترمذی:

ترمذی نے بھی حضرت حوا کی تکفیر کی ہے:

3077 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا حَمَلْتُ حَوَاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَقَالَ: سَمِيَهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَعَاشَ، وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ.

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ، وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سمہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب حواء حاملہ ہوئیں تو ان کے پاس شیطان آیا، ان کے بچے جیتے نہ تھے، تو اس نے کہا: (اب جب تیرا بچہ پیدا ہو) تو اس کا نام عبدالحارث رکھ، چنانچہ

حواء نے اس کا نام عبدالحارث ہی رکھا تو وہ جیتا رہا۔ ایسا انہوں نے شیطانی
وسوسے اور اس کے مشورے سے کیا تھا۔

ترمذی نے پھر حدیث کی تحسین کی لکھتا ہے :

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے مرفوع صرف عمر بن ابراہیم کی روایت
سے جانتے ہیں اور وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

بعض راویوں نے یہ حدیث عبدالصمد سے روایت کی ہے، لیکن اسے مرفوع
نہیں کیا ہے۔

۳۔ عمر بن ابراہیم بصری شیخ ہے ۔

(سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم، 8. باب وَمَنْ سُوْرَةِ الْأَعْرَافِ حدیث : 3077)

3077- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ.....

(3076) صحيح: أخرجه الحاكم: 325/2- وأبو يعلى: 6654- هداية الرواة: 114 .
(3077) ضعيف: أخرجه أحمد: 11/5- والحاكم: 545/2- السلسلة الضعيفة: 342 .

المجلد السنه الثامن - 4 102 قرآن كريم في تفسير

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا حَمَلْتُ حَوَاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعْيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَقَالَ: سَمِيهِ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَسَمَتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَعَاشَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ)).

سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب حوا حاملہ ہوئیں تو ابلیس ان کے آس پاس گھومنے لگا اور ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، یہ (ابلیس) کہنے لگا: اس کا نام عبدالحارث رکھنا، چنانچہ انھوں نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا، پھر وہ زندہ رہا۔ اور یہ شیطان کے وسوسے اور اس کے حکم سے تھا۔“

وضاحت:..... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے بواسطہ عمر بن ابراہیم، قتادہ سے مرفوع جانتے ہیں جب کہ بعض نے اسے عبد الصمد سے روایت کرتے وقت مرفوع ذکر نہیں کیا، عمر بن ابراہیم بصرہ کے رہنے والے تھے۔

3078- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمَّا خُلِقَ آدَمُ)) الْحَدِيثُ .

علی ناصر

بِسْمِ اللَّهِ

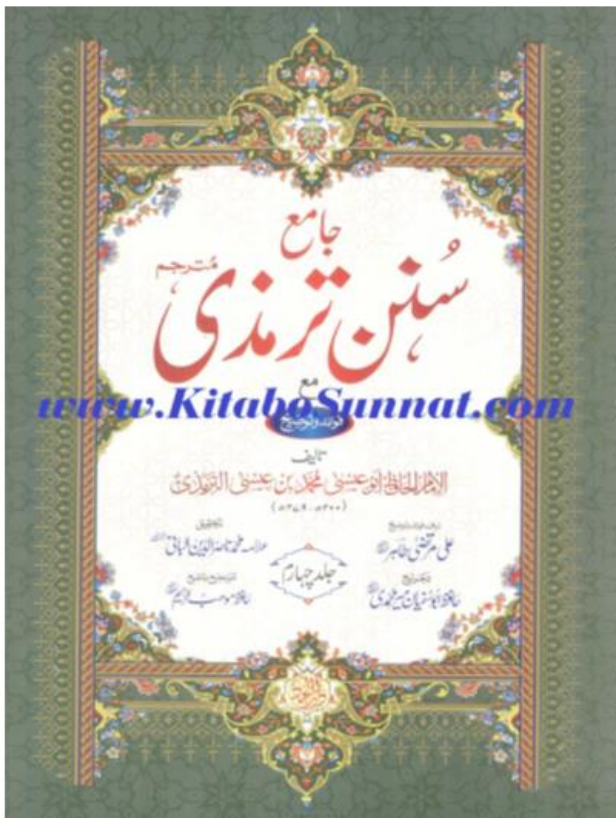
شروع اللہ کے نام سے

9..... بَابُ

تفسیر

3079- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ مِصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَذْرِ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَوْ نَحْوِ هَذَا هَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ، فَقَالَ: ((هَذَا لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ))

(3078) صحيح: اس کی سند 3076 میں گزر چکی ہے لیکن اس کا (3079) حسن صحيح: أخرجه ابو داؤد: 2740- وم



(۳) : المستدرک علی الصحیحین:

حاکم نے بھی اس روایت کو اپنی سند سے روایت کر کے صحیح تسلیم کیا اور ذہبی نے بھی صحیح کہا ہے:

4003 – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ يَحْيَى الْأَدَمِيُّ الْمُقَرِّيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو قَلَابَةَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَتْ حَوَاءُ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ فَذَرَتْ لَتْنٍ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ تُسَمِّيهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ لَهَا وَلَدٌ فَسَمَّاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، وَإِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ عَنْ وَحْيٍ مِنَ الشَّيْطَانِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

[التعليق - من تلخيص الذهبي] 4003 - صحيح

(الكتاب: المستدرک علی الصحیحین)

المؤلف: أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مع تضمينات: الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في

أمالیه والمناوی فی فیض القدیر وغیرہم

دراسة وتحقیق: مصطفیٰ عبد القادر عطا

الناشر: دار الکتب العلمیة - بیروت

الطبعة: الأولى، ۱۴۱۱ - ۱۹۹۰ ج ۲ ص ۵۹۴

<https://shamela.ws/book/2266/4233>

جو بچہ جناب حوا کے یہاں پیدا ہوتا تھا وہ جیتا نہیں تھا، پس انہوں نے نذر مانی کہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو اسکا نام عبد الحارث رکھیں گی، بیشک ابہوں نے ایسا اس لئے کیا تھا کیونکہ شیطان نے ان پر ایسا کرنے کی وحی کی تھی۔

المُسْتَدْرَكُ

عَلَى الصَّحِيحَيْنِ

لِلإِمَامِ الْكَافِظِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمِ النِّسَابُورِيِّ

مَعَ تَضَمُّنَاتِ الْإِمَامِ الذَّقِينِ فِي التَّائِيحِينَ وَالْمُزَانِ وَالْعِرَاقِ
فِي تَالِيهِ وَالنَّوَارِي فِي فَيْضِ الْقَدِيرِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْأَمَّةِ

أَوَّلُ طَبْعَةٍ مَرَّةً الْأَعَادِثُ وَمَقَالَتُهُ عَنْ بَيِّنَةِ تَهْلُوكَاتِ

دَرَاةٌ وَتَحْقِيقٌ
مُصَنَّفُ عَبْدِ الْفَارِغِيِّ

كتاب البيوع، كتاب الجهاد، كتاب قسم الفيء، كتاب قتال أهل البغي، كتاب النكاح،
كتاب الطلاق، كتاب المقل، كتاب المكاتب، كتاب التفسير، كتاب تواريخ المتقدمين
من الأئمة والمرسلين.

الجزء الثاني

مستورات
ممنوع كالي بيهم
للشرف سلف الشرف
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

٥٩٤ ٢٨

١٠/٤٠٠١ - أخبرنا

سعيد الدارمي، ثنا القعني

عبد الحميد بن عبد الرحمن

عمر بن الخطاب رضي الله

ظهورهم ذرياتهم ﴿الأعر

يقول: «إن الله خلق آدم ث

للجنة ويعمل أهل الجنة يع

للنار ويعمل أهل النار يعما

٢/٥٤٥ خلق العبد للجنة استعمله

الجنة وإذا خلق العبد للنار

فيدخل النار».

هذا حديث صحيح

١١/٤٠٠٢ - حدثنا

ثنا الحسن بن عطية، ثنا الم

عن ابن عباس رضي الله

تخلقني بيدك؟ قال: بلى.

رب ألم تسكني جنتك؟ ق

بلى. قال: أرايت أن تبت

﴿فتلقى آدم من ربه كلمات

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

١٢/٤٠٠٣ - حدثنا أحمد بن عثمان بن يحيى الآدمي المقرئ ببغداد، ثنا أبو

قلاية، ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث، ثنا عمر بن إبراهيم، عن قتادة، عن الحسن،

عن سمرة بن جندب، عن النبي ﷺ قال: «كانت حواء لا يعيش لها ولد فنذرت لئن

عاش لها ولد تسميه عبد الحارث فعاش لها ولد فسمته عبد الحارث وإنما كان ذلك عن

وحي الشيطان».

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

٤٠٠١ - قال في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

٤٠٠٢ - قال في التلخيص: صحيح.

٤٠٠٣ - قال في التلخيص: صحيح.

على ناصر

حضرت حوّا معاذ اللہ ناصبیوں کے نزدیک شیطان کے اولیاء میں سے تھیں:

گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سمرہ بن جندب، حسن بصری، ترمذی، حاکم ذہبی وغیرہ کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی کی زوجہ، ام بشر حوّا علیہا السلام شیطان کے اولیاء میں سے تھیں نعوذ باللہ کیونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ شیطان اپنے اولیاء پر وحی کرتا ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۖ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ
لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ
لَمُشْرِكُونَ (121)

بے شک شیاطین اپنے اولیاء (دوستوں) کے اوپر وحی کرتے (دلوں میں باتیں ڈالتے) ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں، اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

کیا یہ جناب حوّا کی توہین اور انکی تکفیر نہیں ہے؟ اور کیا یہی تحفظ ناموس رسالت ہے؟

(۴) کتاب التوحید:

بات تکفیر کی ہو اور ناصبیوں کا ابن عبدالوہاب خاموش رہے یہ نا ممکن ہے اس نے بھی حضرت آدم و حوّا علیہما السلام کی تکفیر کی ناکام کوشش کی اپنی کتاب توحید میں لکھتا ہے :

قال ابن حزم: اتفقوا على تحريم كل اسم معبد لغير الله كعبد عمرو، وعبد الكعبة، وما أشبه ذلك حاشي عبد المطلب. وعن ابن عباس في الآية: "قال لما تغشاها آدم حملت فأتاها إبليس فقال: إني صاحبكما الذي أخرجتكما من الجنة لتطيعاني أو لأجعلن له قرني أيل، فيخرج من بطنك فيشقه، ولأفعلن ولأفعلن يخوفهما، سمياه عبد الحارث. فأبيا أن

یطیعاه فخرج میتا، ثم حملت فأتاها فقال مثل قوله، فأبیا أن
 یطیعاه، فخرج میتا. ثم حملت فأتاها فذكر لهما فأدرکهما
 حب الولد فسمیاه عبد الحارث، فذلك قوله {جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ
 فِيمَا آتَاهُمَا} "رواه ابن أبي حاتم."

وله بسند صحيح عن قتادة قال: "شركاء في طاعته ولم يكن
 في عبادته"

ابن حزم کہتا ہے مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر وہ نام رکھنا حرام
 ہے جس میں غیر اللہ کی طرف عبدیت کا اظہار ہوتا ہو جیسے عبد عمرو، عبد
 الکعبہ وغیرہ۔ صرف عبد المطلب اس سے مستثنیٰ ہے۔ اور ابن عباس سے
 اللہ سبحانہ تعالیٰ کے قول جب (آدم و حوا) آپس میں ملے تو یہ حاملہ ہوئیں۔
 ابلیس ان کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں وہی ہوں جس نے تم کو جنت سے
 نکالا۔ میری بات مانو اور ہونے والے بچے کا نام عبد الحارث رکھو ورنہ میں اس
 کے سر پر بارہ سہنگا جیسا سر بنا دوں گا اور یہ تمہارا پیٹ چیر کر باہر نکلے گا

اور میں ایسا کروں گا۔ لیکن انہوں نے نہ مانا اور امید کرنے لگے لیکن بچہ مردہ پیدا ہوا۔ پھر وہ دوبارہ حاملہ ہوئیں اور ابلیس واپس آیا اور جیسا پہلے کہا تھا ویسا پھر کہا۔ دونوں (دوبارہ ویسا ہی کیا) اور امید کرنے لگے لیکن مردہ پیدا ہوا۔ پھر وہ دوبارہ حاملہ ہوئیں اور ابلیس واپس آیا اور جیسا پہلے کہا تھا ویسا پھر کہا۔ ان کے دل میں بچے کی محبت پیدا ہوئی اور انہوں نے اس کا نام عبد الحارث رکھا۔ قرآن کی آیت **جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا** میں اسی بارے میں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے ابن ابی حاتم نے۔ اور صحیح سند کے ساتھ قتادہ نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ ان کا شرک اطاعت میں تھا نہ کہ عبادت میں۔

(الكتاب: كتاب التوحيد (مطبوع ضمن مؤلفات الشيخ محمد

بن عبد الوهاب، الجزء الأول)

المؤلف: محمد بن عبد الوهاب بن سليمان التميمي النجدي

(ت ۱۲۰۶ھ)

المحقق: عبد العزيز بن عبد الرحمن السعيد وغيره

الناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود، الرياض، المملكة

العربية السعودية

الطبعة - : ، ص 122

<https://shamela.ws/book/11318/116>

اس قسم کی روایات و آثار سے کتب نواصب بھری پڑی ہیں ہم نے اختصار کے سبب چند نمونوں پر خوف طوالت کے سبب اکتفا کیا ہے ۔

(۵) الفصل في الملل والأهواء والنحل:

ان روایات کے متعلق ابن حزم لکھتا ہے :

وَأَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ {لَئِنْ آتَيْنَا صَالِحًا لَنُكَوِّنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ
فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلْنَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا} فَهَذَا تَكْفِيرٌ
لِأَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ نَسَبَ لِأَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الشَّرْكَ وَالْكَفْرَ
كَفَرًا مُجَرَّدًا بِلَا خِلَافٍ مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْأُمَّةِ وَنَحْنُ نُنْكِرُ عَلَى مَنْ
كَفَرَ الْمُسْلِمِينَ الْعَصَاةَ الْعَشَارِينَ الْقَتَالِينَ وَالشَّرَّ طُفُفَ الْفَاسِقِينَ
فَكَيْفَ مِنْ كَفَرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهَذَا الَّذِي نَسَبُوهُ إِلَى
أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَنَّهُ سَمِيَ ابْنَهُ عَبْدَ الْحَارِثِ خِرَافَةً
مَوْضُوعَةً مَكْذُوبَةً مِنْ تَأْلِيفٍ مِنْ لَا دِينَ لَهُ وَلَا حَيَاءَ لَمْ يَصِحَّ
سَنَدُهَا قَطُّ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے قول "اگر تو نے ہمیں صالح (اولاد) دی تو ہم ضرور شکر گزار ہونگے، پھر (جب اللہ) نے ان کو صالح (اولاد) دی تو اللہ کی دی ہوئی چیزوں میں وہ دونوں اللہ کا شریک بنانے لگے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کے قول (اس کی تفسیر) میں آدم علیہ السلام کی تکفیر ہے اور جو آدم علیہ السلام کی طرف کفر یا شرک کی نسبت دے بے شک وہ خود ہی کافر ہے بغیر کسی اختلاف کے، اور ہم انکار کرتے ہیں گنہگار، فاسق، مسلمانوں کی تکفیر کا تو بھلا کیسے انبیاء کرام علیہم السلام کی تکفیر کی جا سکتی ہے اور وہ جس نے اس بات کو منسوب کیا ہے آدم علیہ السلام کی طرف کہ آپ نے اپنے بیٹے کا نام عبد الحارث رکھا تھا اس من گھڑت خرافات کا کاتالیف کرنے والا بے دین و بے حیا ہے اس کی کوئی سند صحیح نہیں۔

(الكتاب: الفصل في الملل والأهواء والنحل)

المؤلف: أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم

الأندلسي القرطبي الظاهري (ت ٤٥٦هـ)

الناشر: مكتبة الخانجي - القاهرة ج 4 ص 4

<https://shamela.ws/book/6521/451>

(٤)

او تكونا من الخالدين وقاسمهما اني لسكنا لمن الناصحين فدلاهما برور • وقد قال عز وجل
ولقد عهدنا الى آدم من قبل فنى ولم نجد له عزما •

(قال ابو محمد) فلما نسي آدم عليه السلام عهد الله اليه في أن ابليس عدوله احسن الظن بيمينته
(قال ابو محمد) ولا سلامة ولا براءة من القصد الى المعصية ولا ابد من الجراءة على الذنوب
اعظم من حال من ظن ان احدا لا يخلف حائثا وهكذا فعل آدم عليه السلام فانه
انما اكل من الشجرة التي نهاه الله عنها ناسيا بنص القرآن ومتاولا وقاصدا الى الخير لانه قدر
أنه يزداد حظوة عند الله تعالى فيكون ملكا مقربا او خالدا فيما هو فيه أبدا فاداه ذلك الى
خلاف ما امره الله عز وجل به وكان الواجب ان يحمل أمر ربه عز وجل على ظاهره ولكن
ناول وأراد الخير فلم يصبه ولو فعل هذا عالم من علماء المسلمين لكان ماجورا ولكن آدم
عليه السلام لما فعله ووجد به اخراجه عن الجنة الى نكد الدنيا كان بذلك ظلما لنفسه وقد
سمى الله عز وجل قاتل الخطايا قاتلا كما سمي العائد والمخطئ لم يعتمد معصية وجعل في الخطا
في ذلك كفارة عن عقوبة رتبة او صيام شهرين متتابعين لمن عجز عن الرقبة وهو لم يعتمد ذنبا واما
قوله عز وجل • لئن آتيتنا صالحا لنكونن من الشاكرين فلما آتاهما صالحا جعلا له شركا فبما
انها • فهذا تكفير لآدم عليه السلام ومن نسب لآدم عليه السلام الشرك والكفر كفر
مجرد بالخلاف من أحد من الامة ونحن نذكر على من كفر المسلمين بالمصافة المشار بين القتالين
والشرط الفاسقين فكيف من كفر الانبياء عليهم السلام وهذا الذي نسبوه الى آدم عليه السلام
من أنه سمي ابنه عبد الحارث خرافة موضوعة مكذوبة من تاليف من لا دين له ولا حياة
لم يصح سندها قط وانما نزلت في المشركين على ظاهرها وحتى لو صح انها نزلت في آدم
وهذا لا يصح اصلا لما كانت فيه للمخالف حجة لانه كان يكون الشرك والشركاء المذكورون

الى العقل وشوق العقل الى
الخير المحض الاول ولان
دائرة هذا العالم جرم والجرم
يشاق الى الشيء الخارج
منه ويحرص الى ان يصير
اليه فيعاقبه فلذلك يتحرك
الجرم الاقصى الشريف
حركة مستدبرة لانه يطلب
النفس من جميع النواحي
لينالها فيستريح اليها ويسكن
عندها وقال ليس للمبدع
الاول تعالى صورة ولا
حلية مثل صور الاشياء
العالية ولا مثل صور
الاشياء السافلة ولا قوة
مثل قواها لكنه فوق كل
صورة وحلية وقوة لانه
مبدعها بتوسط العقل وقال
المبدع الحق لبس شيئا من
الاشياء وهو جميع الاشياء
لان الاشياء منه وقد صدق
الافاضل الاوائل في قولهم
مالك الاشياكلها هو الاشياء
كلها اذ هو علة كونها بانه فقط
وعلة شوقها اليه وهو خلاف
الاشياء كلها وليس فيه شيء
مما ابدعه ولا يشبه شيئا
منه ولو كان ذلك لما كان
علة الاشياء كلها واذا كان
العقل واحدا من الاشياء
فليس فيه عقل ولا صورة
ولا حلية ابداع الاشياء بانه
فقط وبانه يعلمها ويحفظها
ويأمرها بالصفة من الصفات
ويعلمها بالصفات



پس معلوم ہوا، ناصبیوں کے اصول سے ابن عباس، سدی قتادہ، بکر بن عبداللہ
مزنی، ترمذی، ابن ابی حاتم، ابن عبدالوہاب سب کافرو بے حیا ٹھہرے ۔

الھجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد پھنس گیا